کیا مغرب کی دو سنتیں صلوۃ الاوابین میں شامل ہیں؟

ریفرنس نمبر:Sar 7239 تاریخ:18-03-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مغرب کی نماز کے بعد 2 سنتیں اور 4 نفل پڑھنے سے صلوۃ الاوابین والا مستحب ادا ہو جائے گا یا 2 دو سنتوں کے بعد الگ سے 6 نفل پڑھنے ہوں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مغرب کے فرضوں کے بعد کی دو سنت اور چار نفل کے مجموعہ کا نام ہی صلوۃ الاوابین ہے، لہذا اگر کسی نے مغرب کی نماز کے بعد 2 سنتیں اور 4 نفل پڑھے، تو اس کا صلوۃ الاوابین والا مستحب ادا ہو جائے گا۔

صلوۃ الاوابین کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:"من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم فيما بينهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتي عشرة سنة"ترجمہ: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے جن کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو یہ اُس کے حق میں بارہ برس کی عبادت کے برابر کی جائیں گی۔

(سنن الترمذی، باب ما جاء في فضل التطوع وست ركعات بعد المغرب، جلد1، صفحہ209، مطبوعہ لاہور)

حضرت علامہ علی بن سلطان المعروف ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:" المفهوم أن الركعتين الراتبتين داخلتان في الست"ترجمہ: حدیث مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ مغرب کے بعد دو سنت مؤکدہ بھی اوابین کی چھ رکعتوں میں شامل ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلوۃ، باب السنن وفضائلها، جلد3، صفحہ226، مطبوعہ کوئٹہ)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ اس حدیث کے تحت رقمطراز ہیں:"اس نماز کا نام صلوۃ اوابین ہے، جیسا کہ حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ چھ رکعتیں مغرب کی سنتوں و نفلوں کے ساتھ ہیں، بعض کہتے ہیں کہ ان کے علاوہ۔ مرقاۃ نے پہلی صورت کو ترجیح دی۔"

(مرأۃ المناجیح، جلد2، صفحہ226، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

اوابین کے بارے میں تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:"(ست بعد المغرب) ليكتب من الأوابين (بتسليمة) او ثنتين او ثلاث .... وهل تحسب المؤكدة من المستحب ويؤدي الكل بتسليمة واحدة؟ اختار الكمال: نعم"ترجمہ: مغرب کے بعد چھ رکعتیں مستحب ہیں، تاکہ اوابین (اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والوں) میں سے لکھا جائے، خواہ ایک سلام سے یا دو سے یا تین سلام سے پڑھے۔ کیا سنت موکدہ کو صلوۃ الاوابین سے شمار کیا جائے گا اور سب کو ایک سلام کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے یا نہیں؟ علامہ کمال ابن

ہمام نے اسی کو اختیار کیا ہے (یعنی سنت مو کدہ کو اوابین میں سے شمار کریں گے اور چھ رکعتوں کو ایک سلام کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے۔)

(تنویر الابصار مع در مختار، جلد2، صفحہ547، مطبوعہ کوئٹہ)

یونہی بحر الرائق میں ہے:" حكى في فتح القدير اختلافا بين أهل عصره في مسألتين۔ الأولى هل السنة المؤكدة محسوبة من المستحب في الأربع بعد الظهر وبعد العشاء وفي الست بعد المغرب أو لا۔ الثانية على تقدير الأول هل يؤدي الكل بتسليمة واحدة أو بتسليمتين واختار الأول فيهما" ترجمہ: فتح القدیر میں اس زمانے کے علماء کے درمیان دو مسئلوں میں اختلاف حکایت کیا گیا ہے، پہلا مسئلہ یہ ہے کہ (ظہر وعشا اور مغرب کے بعد والی دو رکعت) سنت مو کدہ کو (احادیث میں بیان کردہ فضیلت والی رکعات یعنی) ظہر کے بعد والی 4، عشاء کے بعد والی 4 اور مغرب کے بعد والی 6 مستحب رکعتوں میں شمار کیا جائے گا یا نہیں؟ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر سنت مو کدہ کو مستحب رکعات میں شمار کیا جائے گا تو کیا سب کو ایک سلام کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے یا نہیں؟ صاحب فتح القدیر نے دونوں مسئلوں میں پہلی صورت (سنت مو کدہ کو مستحب رکعات میں شمار کیا جائے گا اور ان کو ایک سلام کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے اس صورت) کو اختیار کیا ہے۔

(البحر الرائق، جلد2، صفحہ54، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "(نمازِ مغرب کے) فرض پڑھ کر چھ رکعتیں ایک ہی نیت سے، ہر دو رکعت پر التحیات وُرود دُعا اور پہلی، تیسری، پانچویں "سبحانک اللھم" سے شروع کرے، ان میں پہلی دو سنت مؤکدہ ہوں گی، باقی چار نفل، یہ صلوۃِ اوابین ہے اور اللہ اوابین (اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں) کے لیے غفور (بخشش فرمانے والا) ہے۔"

(الوظیفۃ الکریمہ، صفحہ28، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے: "بعد مغرب چھ رکعتیں مستحب ہیں ان کو صلوۃ الاوابین کہتے ہیں، خواہ ایک سلام سے سب پڑھے یا دو سے یا تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔ ظہر و مغرب و عشاء کے بعد جو مستحب ہے اس میں سنت مو کدہ داخل ہے، مثلاً ظہر کے بعد چار پڑھیں تو مو کدہ و مستحب دونوں ادا ہو گئیں اور یوں بھی ہو سکتا ہے کہ مو کدہ و مستحب دونوں کو ایک سلام کے ساتھ ادا کرے یعنی چار رکعت پر سلام پھیرے۔"

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ666،667، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

04 شعبان المعظم1442ھ/18مارچ2021

دار الافتاء اہلسنت
المفتی
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے